

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

## رمضان المبارک کے بعد

چند ہی دنوں میں ماہ مبارک کی بابرکت گھڑیاں ختم ہو جائیں گی پھر ہم ایک سال تک یاد کیا کریں گے، سحری کھانے والوں پر نازل ہونے والی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کو، روزہ دار کے منہ کی بو کے عند اللہ محبوب ہونے کو، افطار کے وقت قبولیت دعا کو، صیام و قیام پر گزشتہ گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کو، ہر نیک عمل کے اجر و ثواب بڑھائے جانے کو، قرآن کریم کا ماہ مبارک سے خاص تعلق و شغف کو اور بے شمار اللہ تعالیٰ کے بندوں کی جہنم سے خلاصی کو۔ مگر ہمیں نہیں معلوم کہ ہم میں سے کتنے بھائی بہنوں کے لئے یہ آخری رمضان ہوگا اور وہ آئندہ سال ماہ قرآن میں نماز تراویح اور تہجد نہیں پڑھ سکیں گے نیز ان کو روزہ رکھنے کا موقع میسر نہیں ہوگا جس کے متعلق خالق کائنات کا ارشاد حدیث قدسی میں وارد ہے: **اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِئُ بِهٖ** روزہ میرے لئے ہے اور میں روزہ کا بدلہ خود دوں گا، دوسری روایت کے الفاظ کے مطابق میں خود روزہ کا بدلہ ہوں۔

عمل کی قبولیت کی جو علامتیں علماء کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم علامت عمل صالح کے بعد دیگر اعمال صالحہ کی توفیق اور دوسری علامت اطاعت کے بعد نافرمانی کی طرف عدم رجوع ہے۔ نیز ایک اہم علامت نیک عمل پر قائم رہنا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب عمل وہ ہے جس میں مداومت یعنی پابندی ہو خواہ مقدار میں کم ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم ﷺ کے عمل کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا آپ ﷺ ایام کو کسی خاص عمل کے لئے مخصوص فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نہیں، بلکہ آپ ﷺ اپنے عمل میں مداومت (پابندی) فرماتے تھے۔ اگر کوئی ایسا کر سکتا ہے تو ضرور کرے۔ (مسلم) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! فلان شخص کی طرح مت بنو جو راتوں کو قیام کرتا تھا لیکن اب چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

لہذا ماہ رمضان کے ختم ہونے کے بعد بھی ہمیں برائیوں سے اجتناب اور نیک اعمال کا سلسلہ باقی رکھنا چاہئے کیونکہ اسی میں ہماری دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی مضمر ہے۔ چند اعمال تحریر کر رہا ہوں، دیگر اعمال صالحہ کے ساتھ ان کا بھی خاص اہتمام رکھیں۔

**صدقۃ فطر کی ادائیگی:** فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اُس صدقہ کا نام صدقۃ فطر ہے جو ماہ رمضان کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکر یہ کے طور پر ادا کیا جاتا ہے، نیز صدقۃ فطر رمضان کی کوتاہیوں اور غلطیوں کا کفارہ بھی بنتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاكِينِ) (ابوداؤد ج ۲۰۶، ابن ماجہ ج ۲/۱۸۷) عید الفطر کے موقع پر صدقہ فطر اس واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ اس میں روزہ داروں کے لئے گناہوں سے پاکیزگی اور ان کے روزوں کی تکمیل ہے۔ نیز مالداروں کے گھروں میں اُس دن عید ہوتی ہے، مختلف قسم کے پکوان پکتے ہیں، اچھے کپڑے پہنے جاتے ہیں، جبکہ غریبوں کے گھروں میں بوجہ غربت اسی طرح روزہ کی شکل موجود ہوتی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ نے مالدار اور اچھے کھاتے پیتے لوگوں پر لازم ٹھہرایا کہ غریبوں کو عید سے پہلے صدقہ فطر دے دیں تاکہ وہ بھی خوشیوں میں شریک ہو سکیں، وہ بھی اچھا کھاپی سکیں اور اچھا پہن سکیں۔

متعدد احادیث سے صدقہ فطر کا وجوب ثابت ہے، اختصار کے مد نظر یہاں ایک حدیث ذکر کر رہا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے خواہ وہ غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (بخاری و مسلم) صدقہ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے ہے البتہ رمضان کے آخری ایام میں کسی بھی وقت ادا کیا جاسکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقہ فطر نماز کیلئے جانے سے قبل ادا کر دیا جائے۔ (بخاری ج ۱۵۰۹ و مسلم ج ۲۳۸۵) حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ (بخاری ج ۱۵۱۱) صدقہ فطر میں اصل غلہ و اناج دینا ہے مگر زمانہ کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے تقریباً تمام ہی مکاتب فکر کا اتفاق ہے کہ عصر حاضر میں غلہ و اناج کے بدلے قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

### نماز عید الفطر کی ادائیگی:

عید الفطر کی شب میں عبادت کرنا مستحب ہے اور دن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ عید الفطر کے دن دو رکعتوں کا بطور شکر یہ ادا کرنا واجب ہے۔ عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ عید کی نماز کے بعد امام کا خطبہ پڑھنا سنت ہے، خطبہ شروع ہو جائے تو خاموش بیٹھ کر اُس کا سننا ضروری ہے۔ جو لوگ خطبہ کے دوران بات چیت کرتے رہتے ہیں یا خطبہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، حسب استطاعت عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، صبح ہونے کے بعد عید کی نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا، عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، ایک راستہ سے عید گاہ / مسجد جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا، نماز کے لئے جاتے ہوئے تکبیر کہنا، یہ سب عید کی سنتوں میں سے ہیں۔

### ماہ شوال کے ۶ روزے:

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ ایسا ہے گویا اُس نے سال بھر روزے رکھے۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو بشارت دی ہے کہ ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے والا اس قدر اجر و ثواب کا حقدار ہوتا ہے گویا اس نے پورے سال روزے رکھے، اللہ تعالیٰ کے کریمانہ قانون کے مطابق ایک نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا ملتا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: جو شخص

ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ (سورۃ الانعام ۱۶۰) تو اس طرح جب کوئی ماہ رمضان کے روزے رکھے گا تو دس مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا اور جب شوال کے چھ روزے رکھے گا تو ۶۰ دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا تو اس طرح مل کر بارہ مہینوں یعنی ایک سال کے برابر ثواب ہو جائے گا۔ یہ چھ روزے ماہ شوال میں عید کے بعد لگاتار بھی رکھے جاسکتے ہیں اور بیچ میں ناغہ کر کے بھی رکھے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی شخص نے ان چھ روزوں کو رکھنا شروع کیا، لیکن کسی وجہ سے ایک یا دو روزہ رکھنے کے بعد دیگر روزے نہیں رکھ سکا تو اس پر باقی روزوں کی قضا ضروری نہیں ہے۔

### فرض نماز کی پابندی:

نماز ایمان کے بعد دین اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے جس کی ادائیگی ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن انتہائی تشویش و فکر کی بات ہے کہ مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد اس اہم فریضہ سے بے پرواہ ہے۔ رمضان کے مبارک ماہ میں تو نماز کا اہتمام کر لیتے ہیں مگر رمضان کے بعد پھر کوتاہی اور سستی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں اس فریضہ کی بہت زیادہ اہمیت اور تاکید وارد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر وقت (رمضان اور غیر رمضان) نماز کا پابند بنائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (سورۃ النساء ۱۰۳) یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔ دن رات میں کل ۷ رکعتیں ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں: فجر کی ۲ رکعت، ظہر کی ۴ رکعت، عصر کی ۴ رکعت، مغرب کی ۳ رکعت اور عشاء کی ۴ رکعت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان نمازوں کو اس طرح لے کر آئے کہ ان میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی ہو تو حق تعالیٰ شانہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں ضرور داخل فرمائے گا۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد اس سے نہیں، چاہے اسکو عذاب دے چاہے جنت میں داخل کر دے۔ (موطامالک، ابن ماجہ، ابوداؤد، مسند احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔۔۔ (یعنی نماز کا اہتمام کرو)۔ جس وقت آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو یہ حکم جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔ جس نے نماز کی پابندی کر کے اسکی حفاظت کی اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔ (موطامالک)

## نماز وتر کی پابندی:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ایسی نماز کا اضافہ کیا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے اور وہ وتر کی نماز ہے جس کا وقت عشاء کی نماز سے طلوع فجر تک ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد) حدیث کی تقریباً ہر مشہور و معروف کتاب میں نبی اکرم ﷺ کا امت مسلمہ کو نماز وتر پڑھنے کا امر (حکم) موجود ہے جو عموماً وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں بعد نماز عشاء یا اذان فجر سے قبل وتر پڑھنے کی پابندی کرنی چاہئے۔ احادیث کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ نماز وتر کی وقت پر ادائیگی نہ کرنے پر دوسرے دن طلوع آفتاب کے بعد کسی بھی وقت قضا کر لینی چاہئے۔

## سنن مؤکدہ کا اہتمام:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں (فرض کے علاوہ) پڑھیں، اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا گیا۔ (مسلم) ترمذی میں یہ حدیث وضاحت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن رات میں مندرجہ ذیل بارہ رکعتیں پڑھے گا اُس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا: ۴ ظہر سے پہلے، ۲ ظہر کے بعد، ۲ مغرب کے بعد، ۲ عشاء کے بعد اور ۲ فجر سے پہلے۔ ان سنن مؤکدہ کے علاوہ دیگر سنن غیر مؤکدہ، نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرمائیں۔

## قرآن کی تلاوت کا اہتمام:

تلاوت قرآن کا روزانہ اہتمام کریں خواہ مقدار میں کم ہی کیوں نہ ہو۔ علماء کرام کی سرپرستی میں قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم میں وارد احکام و مسائل کو سمجھ کر اُن پر عمل کریں اور دوسروں کو پہنچائیں۔ یہ میری، آپ کی اور ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کے معنی و مفہوم نہیں سمجھ پا رہے ہیں تب بھی ہمیں تلاوت کرنی چاہئے کیونکہ قرآن کی تلاوت بھی مطلوب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک حرف قرآن کریم کا پڑھے اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اَلَمْ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف۔ (ترمذی)

## حلال رزق پر اکتفا:

حرام رزق کے تمام وسائل سے بچ کر صرف حلال رزق پر اکتفا کریں خواہ مقدار میں بظاہر کم ہی کیوں نہ ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کل قیامت کے دن کسی انسان کا قدم اللہ تعالیٰ کے سامنے سے ہٹ نہیں سکتا یہاں تک کہ وہ پانچ سوالوں کے جواب دیدے۔ ان پانچ سوالات میں سے دو سوال مال کے متعلق ہیں کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف حلال وسائل پر ہی اکتفا کرے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتْ النَّارُ أُولَىٰ بِهِ (ترمذی) حرام مال سے جسم کی بڑھوتری نہ کرو کیونکہ اس سے بہتر آگ ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ

سُحَّتِ، النارِ اولیٰ بہ (مسند احمد) وہ انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔  
 نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ حرام کھانے، پینے اور حرام پہننے والوں کی دعائیں کہاں سے قبول ہوں۔ (صحیح مسلم)  
 عصر حاضر میں بعض ناجائز چیزیں مختلف ناموں سے رائج ہو گئی ہیں، ان سے بچنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے، حرام واضح ہے۔ اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچا لیا اُس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑے گا وہ حرام چیزوں میں پڑ جائے گا اس چرہا ہے کی طرح جو دوسرے کی چراگاہ کے قریب بکریاں چراتا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ چرہا ہے کی تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے وہ بکریاں دوسرے کی چراگاہ سے کچھ کھالیں۔ (بخاری و مسلم)

### بچوں کی دینی تعلیم و تربیت:

ہماری یہ کوشش و فکر ہونی چاہئے کہ ہماری اولاد اہم و ضروری مسائل شرعیہ سے واقف ہو کر دنیاوی زندگی گزارے اور اخروی امتحان میں کامیاب ہو جائے کیونکہ اخروی امتحان میں ناکامی کی صورت میں دردناک عذاب ہے، جسکی تلافی مرنے کے بعد ممکن نہیں ہے، مرنے کے بعد آنسو کے سمندر بلکہ خون کے آنسو بہانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اگر ہم اخروی زندگی کو سامنے رکھ کر دنیاوی زندگی گزاریں گے تو ہمارا بچوں کی تعلیم میں مشغول ہونا، ان کی تعلیم پر پیسہ خرچ کرنا اور ہر عمل دنیا و آخرت دونوں جہاں کی کامیابی دلانے والا بنے گا، ان شاء اللہ۔ لیکن آج عصری تعلیم کو اس قدر فوقیت و اہمیت دی جا رہی ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو بالغ ہونے کے باوجود نماز و روزہ کا اہتمام نہیں کرایا جاتا کیونکہ ان کو اسکول جانا ہے، ہوم ورک کرنا ہے، پروجیکٹ تیار کرنا ہے، امتحانات کی تیاری کرنی ہے وغیرہ وغیرہ یعنی دنیاوی زندگی کی تعلیم کے لئے ہر طرح کی جان و مال اور وقت کی قربانی دینا آسان ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔

### ٹی وی اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے دوری:

معاشرہ کی بے شمار برائیاں ٹی وی اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے پھیل رہی ہیں، لہذا فحش و عریانیت و بے حیائی کے پروگرام دیکھنے سے اپنے آپ کو بھی دور رکھیں اور اپنی اولاد کو گھر والوں کی خاص نگرانی رکھیں تاکہ یہ جدید وسائل آپ کے ماتحتوں کی آخرت میں ناکامی کا سبب نہ بنیں، کیونکہ آپ سے ماتحتوں کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورة الاحقریم ۶)** اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مغفرت اور رحمت والے مہینہ میں کئے گئے ہمارے تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے جہنم سے چھٹکارہ کا فیصلہ فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی (najeebqasmi@yahoo.com)